36903 - بے ہوشی سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے

سوال

کیا بے ہوشی نواقض وضوء میں شامل ہوتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں علماء کرام کا اجماع ہے کہ بے ہوشی نواقض وضوء میں شامل ہے چاہے تھوڑی سی بھی ہو.

اس لیے جو شخص بھی بےہوش ہوا اور اس کا شعور اور احساس جاتا رہا چاہے ایك سیكنڈ اور لحظہ ہی بےہوش ہو تو اس کا وضوء ٹوٹ جائیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جنون یا بےہوشی یا نشہ یا عقل زائل کرنے والی دوسری اشیاء سے عقل زائل ہونے سے بالاجماع وضوء ٹوٹ جاتا ہے، چاہے کچھ دیر کے لیے ہی عقل زائل ہو.

ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کرام کا اجماع ہے کہ بے ہونے والے شخص پر وضوء کرنا واجب ہے.

اور اس لیے بھی کہ ان کی حس سونے والے شخص سے زیادہ بعید ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ انہیں متنبہ بھی کیا جائے تو انہیں پتہ نہیں چلتا، سوئے ہوئے شخص پر وضوء واجب ہونے میں یہ تنبیہ ہے کہ بےہوش شخص پر وضوء کا وجوب سونے والے سے زیادہ تاکیدی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 234).

اور امام نووی رحمہ اللہ " المجموع " میں کہتے ہیں:

" امت کا اس پر اجماع ہے کہ جنون اور بےہوشی سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اس کے متعلق ابن منذر اور دوسروں نے اجماع نقل کیا ہے.

اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے کہ جس شخص کی بھی بے ہوشی یا جنون یا بیماری یا شراب نوشی یا نبیذ نوش کرنے یا کسی اور چیز سے، یا ضرورت کی بنا پر کوئی دوائی پینے سے یا کسی اور سبب سے اس کی عقل زائل ہو جائے تو اس کا وضوء ٹوٹ جائیگا....

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ: ابتدائی مستی نہیں بلکہ وہ نشہ وضوء توڑتا ہے جس کی بنا پر شعور اور احساس باقی نہ رہے، اور ہمارے اصحاب کہتے ہیں: اس میں بیٹھے ہوئے جسے بٹھانا ممکن ہو وغیرہ میں کوئی فرق نہیں، اور نہ ہی قلیل اور کثیر میں فرق ہے " انتہی.

دیکھیں: المجموع للنووی (2 / 25).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا بے ہوشی سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جی ہاں بے ہوشی سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے؛ کیونکہ بے ہوشی نیند سے زیادہ شدید ہے، اور اگر نیند میں اتنا غرق ہو کہ اگر اس سے کچھ خارج ہو جائے تو اسے پتہ ہی نہ چلے تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اگر تھوڑی سی نیند ہو کہ اگر سوئے شخص کا وضوء ٹوٹ جائیگا تو وہ خود اسے محسوس کرلے، تو یہ نیند وضوء نہیں توڑےگی، چاہے وہ لیٹا ہوا ہو یا پھر سہارا لے کر بیٹھا ہو، یا بغیر سہارا کے بیٹھا ہو، یا کسی بھی حالت میں ہو، جب اس کا وضوء ٹوٹے اور اسے خود ہی اس کا احساس ہو جائے تو یہ نیند وضوء نہیں توڑےگی، تو پھر بے ہوشی تو اس سے بھی زیادہ شدید ہے اس لیے جب کوئی انسان بے ہوش ہو جائے تو اس کے لیے وضوء کرنا واجب ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (11 / 200).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کچھ لحظات بے ہوش یا عقل غائب ہونے والے شخص کے وضوء کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس میں تفصیل ہے:

اگر تو قلیل اور تھوڑی سی ہو کہ اس کے ہوش و حواس قائم ہوں اور وضوء ٹوٹنے کا احساس ہوتا ہو تو یہ نقصان دہ

نہیں، اونگھنے والے شخص کی طرح جو کہ اپنی نیند میں غرق نہ ہوا ہو، بلکہ وہ حرکت کو سنتا ہو تو یہ اسے کوئی ضرر نہیں دیگی حتی کہ اسے علم ہو کہ اس سے کچھ خارج ہوا ہے.

اسی طرح اگر بےہوشی احساس میں مانع نہ ہو، لیکن اگر وہ احساس میں مانع ہو اور اس سے خارج ہونے والی چیز کے خارج ہونے کے شعور کو روکتی ہو مثلا نشئی، یا ایسی بیماری میں مبتلا شخص جس کا شعور اور احساس ختم ہو جائے اور وہ قومہ میں چلا جائے تو بے ہوش شخص کی طرح اس کا وضوء ٹوٹ جائیگا، اور اسی طرح مرگی کا دورہ والے لوگ بھی " انتہی.

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (10 / 145).

واللہ اعلم .